REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۱ نئے پیسے

۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ روپے
سہ ماہی	۷ روپے
خطبہ نمبر	۵ روپے
سالانہ بیرون پاکستان	۴۲ روپے

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۲ اگست ۱۹۶۲ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رات نیند ٹھیک آگئی - اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مؤمن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جائے

جب تک انسان اس حالت کو نہ پہنچے ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا

"مفسر کہتے ہیں کہ یقین سے مراد موت ہے مگر موت روحانی مراد ہے اور یہ ظاہری بات ہے کہ اس کا مقصود بالذات کیا ہو جس کی تلاش کرنے کے لئے یہاں ایما اور اشارہ ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ روحانی موت ہو تمہاری زندگی خدا کی راہ میں وقف ہو۔ مومن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جائے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جائے اور جب تک اس عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے ایمان کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا بلکہ اب تو نیا ملک نئی زمین نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

درخواست دعا

خاکسار گزشتہ پانچ روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ بخار ہر وقت رہتا ہے اور کسی وقت بھی اترتا نہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین

ظہور الدین اکمل عفا اللہ عنہ ربوہ ۳/۸/۶۲

"اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھجوائیے" احباب سے ایک ضروری گزارش

داخلہ یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک ہوگا

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلیٰ تعلیم اب ضروریات زندگی میں سے ہے۔ اس لئے میٹرک (سیکنڈری سکول) کا امتحان پاس کرنے کے بعد طلبہ عموماً کالجوں میں داخلہ لیتے ہیں۔ ۱۵، ۱۶، ۱۷ سال کی عمر زندگی کا اہم ترین دور شمار ہوتی ہے۔ جس میں اگر بچے صحیح راہ پر گامزن ہو جائیں تو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ اور جو خدانخواستہ غلط قدم اٹھائیں۔ تو انہیں بالعموم مہلک نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمر ایسی ہے جس میں ایک نوجوان کچھ نہ کچھ ذمہ داریوں کا بار اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس لئے سرپرستوں کی کڑی نگرانی کی بجائے اسے ایک حد تک آزاد ماحول میں کچھ نہ کچھ آزادیٔ عمل کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے نوخیز جوانی کے اس دور میں ان کے لئے صحیح طور پر پنپنے اور ترقی کرنے کے لئے ایک صحت مند ماحول مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ذہنی اور عقلی لحاظ سے ناپختگی اور ناتجربہ کاری کے اس دور میں غیر صحت مند ماحول میں بچے ماں باپ سے الگ ہو کر اکثر بھٹک جاتے اور غلط راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کالجوں میں داخلہ کے وقت والدین اور سرپرستوں پر یہ عظیم اور نازک ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ بچوں کو کسی غیر صحت مند ماحول میں تو نہیں بھجوا رہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ مخصوص اور شاندار روایات کا حامل اور پرسکون فضا میں قائم ہے جس کے اساتذہ اکثر واقف زندگی ہیں اور طلباء کی اخلاقی اور تعلیمی نگرانی میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اس لئے میں ایسے احباب سے جن کے عزیز اب کالجوں میں داخلہ لے رہے ہیں پر زور درخواست کرتا ہوں کہ بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروائیں۔ جہاں ایف۔ اے ایف۔ ایس سی میڈیکل و نان میڈیکل اور بی۔ اے بی۔ ایس سی پاس کورس کے علاوہ بی۔ اے بی۔ ایس سی میں آٹھ مضامین کیمسٹری، فزکس، میتھیمیٹکس، پولیٹیکل سائنس، ہسٹری، اکنامکس، عربی اور فارسی میں آنرز کا بھی انتظام ہے۔ امید ہے کہ ہمیں چند دنوں میں بی۔ ایس سی میں باٹنی اور زوالوجی کے مضامین کی بھی اجازت مل جائے گی۔ اس کے علاوہ اب کے ایم۔ اے عربی کی جماعت میں بھی داخلہ لیا جائے گا۔ لیبارٹریز جدید آلات سائنس سے آراستہ ماحول پرسکون۔ اساتذہ تجربہ کار اور بہت ہمدرد اور اخراجات نسبتاً کم ہیں۔ اس لئے احباب کرام نہ صرف اپنے بچوں کو داخلہ کے لئے تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں بلکہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی پر زور تحریک فرمائیں کہ وہ بھی اپنے بچوں کو اسی کالج میں داخل کریں۔ داخلہ کی کافی گنجائش ہوگی۔ جو انشاء اللہ یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک ہوگا۔ مزید کوائف معلوم کرنے کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ (مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ راگست ۶۲ء

آپ غیر مسلموں کی تبلیغ سے کیوں ڈرتے ہیں؟

(نوٹ :۔ اس اداریہ کے تعلق میں ملک سیف الرحمن صاحب کا مضمون الفضل کی اسی اشاعت میں صـ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

گذشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا تھا کہ کس طرح ہفتہ وار "شہاب" کے مدیر نے ایک سوال کے ایک ضروری حصہ کے جواب سے گریز کیا ہے سائل نے پوچھا تھا کہ

(آپ) اگر ذمیوں کے اس حق (تبلیغ) پر پابندی عائد کر کے محض مسلمانوں ہی کے لئے یہ حق مخصوص کرتے ہیں تو کیا یہ ذمیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا اعتراف شکست نہ ہو گا؟

مدیر محترم نے اس کا جواب (شاید) اس عبارت میں دیا ہے کہ :۔

"البتہ ذمیوں کو اس کی اجازت ہو گی کہ اگر ان کو کتاب وسنت کی کسی دفعہ پر کوئی اشکال ہو یا مسلمانوں کے عقائد و نظریات میں کوئی شبہ ہو تو وہ اسے علمائے اسلام کے سامنے پیش کر کے اپنے شبہات زائل کرنے کی کوشش کریں۔ اس قسم کے مذاکرے اور مناظرے خلفائے اسلام کے زمانے میں ہوتے رہے ہیں جن میں علماء نے غیر مسلموں کے شبہات کے جواب دئے ہیں اور اس کے نتیجے میں غیر مسلم فاضلوں کو اپنی شکست اور دلائل اسلام کی قوت کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔" ("شہاب" ۲۹ رجولائی ۶۲ء صـ۱۷)

مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم اپنے دین کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس کے متعلق دلائل دے سکتے ہیں۔ صرف اسلام کے متعلق شبہات پیش کر کے علمائے اسلام سے ان کو دور کرا سکتے ہیں حالانکہ قرآن کریم تو صاف صاف لفظوں میں فرماتا ہے کہ

وان کنتم فی ریب مما
نزلنا علی عبدنا فاتوا
بسورۃ من مثلہ وادعوا
شھداء کم من دون اللہ
ان کنتم صٰدقین ۔(بقرہ ۲۴)

یعنی اگر تم اس کے متعلق کسی شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے تو اس کی مانند اور اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اپنے گواہوں (معبودوں اور دلائل) کو بھی بلا لو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گویا اسی آیہ کی تفسیر کرتے ہوئے سرسید مرحوم کو خطاب کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اسکو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بےدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیوں کر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔

افسوس کہ جن باتوں میں سے ایک بات کو بھی ماننا اس امر کو مستلزم ہے کہ اسلام کے سارے عقائد سے انکار کیا جائے ان باتوں کا ایک ذخیرہ کثیرہ آپ نے مان لیا ہے اور طرفہ یہ کہ باوجود انکار معجزات، انکار ملائک، انکار اخبار غیبیہ، انکار وحی، انکار اجابت دعا وغیرہ انکارات کے آپ یہ بھی مانتے گئے کہ قرآن برحق، رسول برحق اسلام برحق اور مخالف اس کے سب باطل لوان متضاد خیالات کے جمع ہونے کی وجہ سے آپ کی تالیفات اس عجیب حیوان کی مانند ہو گئیں کہ جو ایسا فرض کیا جائے کہ جس کا منہ آدمی کا ہو اور دم بندر کی اور کھال بکرے کی اور پنجے بھیڑئیے کے اور دانت ہاتھی کے کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ پھر نہایت افسوس کی جگہ یہ ہے کہ شیعوں کی طرح آپ کے کلام میں تقیہ بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اپنی بعض رایوں کے بیان کرتے میں آپ ایک ایسی ذوالوجوہ بات بیان کر جاتے ہیں جس کا کچھ ماحصل معلوم نہیں ہوتا اور شترمرغ کی طرح آپ کا کلام دونوں صورتوں کی گنجائش رکھتا ہے۔ شتر کی بھی اور مرغ کی بھی۔ شاید آپ اپنے اسی پہلے عذر کو جو ابھی میں رد کر چکا ہوں دوسرا کر کہیں کہ اس قسم کی تالیفات کی زمانہ کو ضرورت تھی۔ اور شاید آپ کا یہ خیال ہو کہ اگر کسی فتنہ میں تمام مال غارت ہوتا دیکھیں تو یہ کچھ بری بات نہیں کہ اگر کچھ تھوڑا سا نقصان اٹھا کر بڑے نقصان سے بچ سکیں تو بچنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تھوڑے کا ہاتھ سے جانا اس سے بہتر ہے کہ سارا جائے۔ لیکن یہ تمام خیالات آپ کے قلت تدبر سے ہوں گے۔ آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک لفظ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کرے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔ پھر آپ کو دب کر صلح کرنے کی کیوں فکر پڑ گئی۔ آپ نے اسلام کے لئے بجز اس کے اور کیا کیا ہے کہ فلسفہ موجودہ کے بہت سے باطل خیالات کو مان لیا۔ اور اس کتاب کو جس کے ایک ایک حرف سے شان خداوندی نظر آتی ہے۔ فلاسفروں کے خیالات کے تابع کرنا چاہا اور گر کر صلح کے لئے مجبوری ظاہر کی۔ سو میرے خیال میں آپ کی یہ کارروائیاں اس زمانہ کے دجالی فتنوں سے بچا نہیں سکتیں بلکہ اس کی شاخوں میں سے یہ بھی ایک شاخ ہے کیونکہ آپ نے اسلامی قلعہ کے اندر ہو کر دشمنوں کے لئے دروازہ کھول دیا۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں باندھنے میں کوشش کی۔ تا دشمن بآرام و امن اس شہر میں داخل ہو کر جس طرح چاہیں دست برد کریں۔ اور مسلمان کچھ ہاتھ پیر نہ ہلا سکیں۔ مگر میری یہی رائے ہے کہ آپ نے یہ طریق عمداً اختیار نہیں کیا۔ بلاشبہ آپکی نیت بخیر ہو گی۔ کیونکہ آپ کی تالیفات سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آپکے اسلامی خیرخواہ ہونے میں شک نہیں۔ گو آپ کی خیراندیشی درحقیقت بداندیشی کا کام دے گئی اور یہ قوم کی بدقسمتی ہے کہ ایک مصلح کے پیرایہ میں وہ ضرر آپ سے مسلمانوں کو پہنچ گیا کہ شاید کوئی مفسد بالجہر بھی ایسا ضرر نہ پہنچا سکتا۔ شاید آپ یہ عذر پیش کریں کہ اس طریق کے اختیار کرنے میں ایک حکمت عملی تھی اور وہ یہ کہ آپ نے ایسے وقت میں یہ تالیفات کیں کہ جب مغربی علوم کے بداثر بہت قوت سے دنیا میں پھیلتے جاتے تھے اور طوفان ضلالت بہت طغیانی پر تھا تو آپ نے نجاست خوروں کے لئے ایک نجاست بطور غذا کے پیش کر دی۔ تا وہ اسلام سے باہر نہ جائیں نجاست کھائیں ہمارے اسلام میں تو رہیں۔ پس آپ کی نسبت بعض کا یہ مقولہ شاید کسی قدر ٹھیک ہو کہ اگر ایسے لوگوں کے لئے سید صاحب ایسی غذا پیش نہ کرتے تو خدا معلوم وہ کن حیوانات کی قطار میں مل جاتے۔ اگر آپ کی یہی نیت تھی تو پھر بھی میرے نزدیک غلطی سے خالی نہیں۔ کیونکہ آپ کسی کے بد مادہ کو اس کے تقاضائے ظہور سے روک نہیں سکتے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ کل یعمل علیٰ شاکلتہ یعنی ہر یک شخص اپنی فطرت کے موافق عمل کرتا ہے انسان کو چاہیئے کہ مسائل صحیحہ کا معلم ہو۔ چاہے کوئی ان کو قبول کرے یا رد کرے۔ یہی طریق انبیاء ہے نہ یہ کہ دوسرے کو اندھا دیکھ کر اپنی آنکھ بھی پھوڑے۔ شاید آپ کے دل میں یہ عذر بھی مخفی ہو کہ اس نئے فلسفہ کے طوفان کے وقت اسلام کی کشتی خطرناک حالت میں تھی اور گو وہ کشتی جواہرات اور نفیس مال ومتاع سے بھری ہوئی تھی مگر چونکہ وہ مہلک انگیز طوفان کے نیچے آ گئی تھی اسلئے اس ناگہانی بلا کے وقت یہی مصلحت تھی اور اسکے بغیر کوئی اور چارہ نہیں تھا کہ کسی قدر وہ جواہرات اور نفیس مال کی گٹھریاں دریا میں پھینک دی جائیں اور جہاز کو ذرا ہلکا کر کے جانوں کو بچا لیا جائے لیکن اگر آپ نے اسی خیال سے ایسا کیا تو یہ بھی خودروی کی ایک گستاخانہ حرکت ہے جس کے آپ مجاز نہیں تھے۔ اس کشتی کا ناخدا خداوند تعالیٰ ہے نہ آپ۔ وہ بار بار وعدہ کر چکا ہے کہ ایسے خطرات میں یہ کشتی قیامت تک نہیں پڑے گی اور وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور باد مخالف سے آپ بچاتا رہیگا جیسا کہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنے ہم نے ہی اس کلام کو اتارا اور ہم ہی اسکو بچاتے رہیں گے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۰)

اسلام اور آزادی تبلیغ

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل

اسلام کے نزدیک تبلیغ کے معنی اب ہم آزادی تبلیغ کے سوال کو لیتے ہیں یعنی کیا اسلام نے غیر مسلموں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق دیا ہے۔ تبلیغ کے معنی یہ ہیں کہ دلنشین پیرایہ میں لوگوں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بتائی جائیں۔ تاکہ لوگ ان خوبیوں کو دیکھ کر اس مذہب کو قبول کریں اور اگر کوئی شخص اس مذہب یا اس کے کسی اصول پر اعتراض کرے تو ایسے اچھے طریق سے اس اعتراض کا جواب دیا جائے کہ اس سے محبت اور خیر سگالی کے جذبہ کو فروغ حاصل ہو۔ اور باہمی نفرت کا خاتمہ ہو جائے۔ چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اس شخص سے زیادہ اچھی بات کس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑے اچھے انداز میں بلاتا ہے اور خود بھی اس کے حکم کے مطابق اچھے کام کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اطاعت شعار بندوں میں سے ہوں۔ اچھے انداز میں کہی ہوئی اچھی بات جس کے پیچھے جذبۂ ہمدردی کام کر رہا ہے اور برے انداز میں کہی ہوئی بات اثر میں مساوی نہیں (دونوں کے اثرات میں زمین آسمان کا فرق ہے) اس لئے ضرورت پیش آنے پر اچھے انداز میں ہی اسلام کی طرف سے دفاع پیش کر۔ اگر تو ایسا کرے گا تو وہ معترض جس کے اور تیرے درمیان اس وقت دشمنی ہے، اس انداز تبلیغ سے تیرا ایسا گرویدہ ہو جائیگا کہ گویا وہ تیرا جگری دوست ہے۔ لیکن اس طرز عمل کو وہی اختیار کر سکتے ہیں۔ جو صبر اور اعلیٰ اخلاق سے بڑا حصہ رکھتے ہیں (ورنہ عام طور پر تو طنز آمیز باتوں، بحث فقروں اور سختی اور طاقت کو ہی کامیابی کا ذریعہ یقین کیا جاتا ہے۔ لیکن اس ذریعہ سے منافقوں کا گروہ تو پیدا ہو سکتا ہے، مخلص مومن میسر نہیں آ سکتے) اس لئے اگر کبھی شیطان کی طرف سے تجھے اس غلط طرز تبلیغ کی اکساہٹ ہو اور تو اپنے دل کو اس پر آمادہ پائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کیونکہ صحیح عمل کی توفیق کے لئے وہ دعا کو سننے والا اور نیتوں کو جاننے والا ہے۔"

ایک اور جگہ فرمایا:۔

(۲۶) "اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت اور دل سے نکلی ہوئی اچھی باتوں کے ذریعہ بلا اور احسن پیرایہ میں ان سے تبادلہ خیالات کر یقیناً تیرا رب ان کو جانتا ہے جو اس کے راستہ سے بھٹک گئے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو ہدایت پانے والے ہیں۔ (لہذا سختی کی کیا ضرورت ہے) اور اگر اس مصلحانہ روش کے باوجود تم پر کوئی زیادتی کرتا ہے۔ تو تم بھی اس زیادتی کے برابر بدلہ لے سکتے ہو۔ (لیکن اگر بدلہ نہ لینے میں فائدہ ہو اور اس کے بغیر ہی ان کی شرارتوں کا تدارک ہو جائے تو اس طرح صبر کرنے والوں کے لئے بلحاظ نتائج یہ سب سے بہتر حکمت عملی ہے۔

اس زمانہ کے بہت بڑے مصلح حضرت بانی جماعت احمدیہ جن کا مقصد زندگی ہی اشاعت اسلام تھا جنھوں نے تبلیغ اسلام کا ایک عظیم الشان نظام قائم کیا۔ انہوں نے قرآن کریم کے ان ارشادات کی روشنی میں تبلیغ کے جو اصول تجویز فرمائے ان کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) اصولاً یہ تسلیم کر لیا جائے کہ تمام قدیم مذاہب اپنے آغاز کے لحاظ سے سچے ہیں اور ہر قوم میں ڈرانے والے اور حق کی راہ دکھانے والے برگزیدہ وجود آئے جن کی ایک عرصہ دراز سے مقبولیت ان کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے۔

(۲) مذہب کا ہر داعی جس کتاب کا پابند ہے اور جس کو وہ اپنی ربانی اور الہامی کتاب مانتا ہے وہ اپنا ہر مذہبی نظریہ اسی کتاب سے پیش کرے۔ اور اسی کتاب کے حوالہ سے جواب دے اور اپنی وکالت کے اختیارات کو ایسا وسیع نہ کرے گویا کہ وہ ایک نئی کتاب بنا رہا ہے۔ یا دوسرے مذہب کے نظریات اور دلائل کو اپنے مذہب کے نظریات اور دلائل بنانے کی فکر میں ہے۔

(۳) ہر داعی صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ اور دوسرے فریق پر ہرگز حملہ نہ کرے۔ کیونکہ دوسرے مذہب کے نقائص ثابت کرنے سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ اس کا اپنا مذہب بڑا اچھا اور تمام خوبیوں کا جامع ہے۔

(۴) ہر قوم کے مسلمہ مذہبی مباحث کے وقت تہذیب و شائستگی کا خاص خیال رکھے۔ اور اگر اعتراض بھی کرنا ہو تو صرف ان کتب کی رو سے کیا جائے جو دوسرے فریق کی مسلمہ ہوں نہ کہ قصے کہانیوں کی بنا پر اعتراض بھی وہ کرے جو اس کی اپنی مسلمہ کتابوں اور اصولوں پر وارد نہ ہو سکتے ہوں۔ ورنہ پہلے اسے اپنی کتابوں کی فکر کرنی چاہیئے اور پھر اس کے بعد دوسروں کی کتابوں کے مثالب کی طرف رجوع کرنا چاہیئے

(۵) ذاتی کردار اور حقیقی ہمدردی کے ساتھ ساتھ مذہب کے مقصد اس کی حیات بخش تاثیر اور اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس سے تعلق کے آسمانی نشانوں کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرائی جائے اور دعا کو سہارا بنانے کی ترغیب دی جائے۔ کیونکہ جس طرح ظاہری روشنی آسمان سے اترتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور بھی آسمان سے اترتا ہے۔ انسان کی اپنی ہی باتیں اور اس کی اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان نہیں بخش سکتیں۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا ہے اور زندہ مذہب کی طرف خود ہی راہ نمائی کرتا ہے بشرطیکہ راہنمائی حاصل کرنے کی تڑپ دل میں ہو اور آسمانی روشنی دیکھنے کے لئے آنکھیں کھلی رہیں۔ پس سچا اور زندہ مذہب وہ ہے جسے قبول کرنے سے خدا بندہ سے قریب ہو اور اس کے اندر بولے۔ اس کے دل میں اپنا تخت بنالے اور اسے وہ تمام نعمتیں عطا کرے۔ جو رسولوں کو دی گئیں۔

تبلیغ کے متعلق ان اصولی تشریح کے بعد طرز تبلیغ کے عملی نمونہ کی چند مثالیں پیش کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ چنانچہ روایت ہے کہ قبائل یمامہ کے ایک سردار ثمامہ بن اثال نے نئی اسلامی حکومت کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ آخر ایک مہم میں وہ گرفتار ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا۔ آپ نے مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ اسے بندھوا دیا۔ مقصد یہ تھا کہ مسجد میں مسلمانوں کی آمد و رفت اور ذکر و عبادت سے اسے واقفیت ہو جائے اور اسلامی معاشرہ پر اسے غور و فکر کرنے کا موقع مل سکے۔ جب بھی حضور اس کے پاس سے گزرتے تو اس سے دریافت فرماتے۔ "سنائیے ثمامہ کیا حال ہے اور تم کیا چاہتے ہو؟" وہ جواب دیتا اچھا ہوں۔ اگر آپ مجھے معاف کر دیں۔ تو آپ کا احسان یاد رکھوں گا اور آپ مجھے کبھی ناشکر گزار نہیں پائیں گے اور اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو میں اس سزا کا مستحق ہوں اور اگر مالی معاوضہ چاہیں تو فرمائیے جو آپ فرمائیں گے وہ ادا کر دوں گا۔ تین دن تک آپ نے اسے اسی حالت میں مسجد میں رکھا۔ اور تینوں دن یہی سوال و جواب ہوا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دیا جائے۔ اب وہ اپنے گھر جا سکتا ہے۔ ثمامہ رہائی پانے کے بعد مسجد کے قریب ہی ایک تالاب کے پاس جا کر نہایا اور واپس آ کر عرض پرداز ہوا۔ خدا کی قسم اس سے پہلے روئے زمین پر سب سے زیادہ آپ مجھے برے لگتے تھے۔ لیکن آپ کے اخلاق کریمانہ اور حسن معاشرت دیکھ کر اب میں آپ کا اس قدر گرویدہ ہو گیا ہوں کہ اب ساری زمین پر آپ سے زیادہ مجھے کوئی پیارا نہیں ہے۔ خدا کی قسم مجھے سب سے زیادہ آپ کا مذہب ناپسند تھا۔ لیکن اب مجھے اس سے زیادہ پیارا مذہب کوئی نظر نہیں آتا۔ خدا کی قسم آپ کا شہر مجھے سخت ناپسند تھا۔ اور اب اس جیسا پیارا اور اچھا شہر میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی نہیں۔ اب میں مسلمان ہوتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں:

اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے ثمامہ مکہ میں عمرہ کے لئے گئے۔ اہل مکہ نے کہا۔ اے ثمامہ سنا ہے تو بددین ہو گیا ہے اس لئے ہم تجھے قتل کرتے ہیں۔ ثمامہ نے کہا" میں بددین نہیں ہوا بلکہ سب سے بہتر دین محمدؐ کے دین میں داخل ہوا ہوں۔ خدا کی قسم تمہارے لئے سارا غلہ یمامہ سے آتا ہے۔ اگر تم نے مجھے تنگ کیا تو تمہیں وہاں سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں مل سکے گا اس پر قریش ڈر گئے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے آپ کو کافی تنگ کیا۔ جب ثمامہ واپس یمامہ پہنچے۔ تو انہوں نے اپنی قوم کو کہا خبردار مکہ والوں کے ہاتھ غلے کا ایک دانہ بھی فروخت نہ کیا جائے۔ اہل مکہ اس گرفت سے بہت تنگ ہوئے اور بھوکوں مرنے لگے۔ اس پر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا کہ صلہ رحمی میں آپ کا مقام تو بہت ہی ممتاز ہے، پھر کیا بات ہے کہ باہمی جنگوں میں ہمارے باپ تو قتل ہو گئے۔ اب ان کی اولاد کو بھی آپ بھوک سے ہلاک کر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے ثمامہ کو لکھا کہ اہل مکہ کے ساتھ حسب دستور سابق خرید و فروخت جاری رکھو اور انکا غلہ بند نہ کرو۔ کیونکہ دشمن کو بھوکا مارنا اچھی بات نہیں۔

صفوان بن امیہ قریش کا بہت بڑا سردار تھا۔ کون سے ظلم تھے جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر روا نہ رکھے۔ فتح مکہ کے دن وہ جدہ بھاگ گیا کہ جان بچ جائے حضور کو جب اطلاع ہوئی تو امان کی علامت کے طور پر اپنا عمامہ دے کر عمیر کو ان کے پاس بھیجا۔ عمیرؓ گئے اور ڈرتے ہوئے اور سہمے ہوئے دشمن کو مطمئن کر کے لے آئے۔ وہ مسرت و شادمانی کے ساتھ واپس آیا۔ لیکن مسلمان نہ ہوا۔ حنین کی مہم

آپ کو کچھ ہتھیاروں اور زرہوں کی ضرورت پیش آئی۔ معلوم ہوا کہ صفوان کے پاس اُن کا کافی ذخیرہ ہے۔ آپ نے پیغام بھیجا۔ لیکن صفوان نے جواب دیا چھیننا مقصد ہے یا عاریتاً چاہئیں۔ آپ نے فرمایا نہیں عاریتاً مطلوب ہیں اور ان کی واپسی کے ہم ذمہ دار ہیں۔ بالآخر صفوان مسلمان ہو گیا۔

سردار مکہ ابوسفیانؓ فتح مکہ کے روز جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور حاضر ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "ابوسفیانؓ تیرا بُرا ہو۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو خدا کی واحدانیت کا اقرار کرے؟ ابوسفیانؓ نے کہا "میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں آپ کس قدر حلیم و کریم اور رشتہ کے نبھانے والے ہیں۔ بے شک میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہوتا تو ضرور مجھ کو کوئی نفع پہنچاتا۔ کیونکہ میں اس کی پوجا کرتا تھا" پھر حضور نے فرمایا "افسوس ہے اے ابوسفیانؓ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے؟ ابوسفیانؓ نے کہا کہ "بے شک آپ حلیم و کریم اور رشتے کا پاس کرنے والے ہیں۔ قسم ہے خدا کی اس وقت تک دل میں کچھ ہے۔" آپ نے پھر بھی ابوسفیانؓ کو معاف فرما دیا۔ بعد میں ابوسفیانؓ مسلمان ہو گئے۔

آپ کا ایک یہودی خادم تھا جو وضو کا پانی لانے۔ وضو کرانے اور نعلین مبارک اٹھانے کی خدمت پر مامور تھا۔ ایک دفعہ وہ شدید بیمار ہو گیا۔ آپ کو خبر ہوئی تو آپ اس کی عیادت کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔ خادم کا باپ اس کے سرہانے کھڑا تھا۔ مزاج پرسی کے بعد باتوں باتوں میں آپ نے اسے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اس پر اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا گویا وہ اپنے باپ سے اجازت چاہتا ہے دو تین بار اس نے اسی طرح ملتجیانہ نگاہ اٹھائی۔ آخر باپ نے اجازت دیتے ہوئے کہا "محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا کہا مان لو" چنانچہ وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اس سے آپ کو بہت خوشی ہوئی اور فرمایا۔ الحمد للہ الذی اخرجہ بی من النار۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری بات میں اثر پیدا کیا۔ اور اس طرح اسے آگ سے نجات دی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ راستہ میں آرام کے لئے آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ صحابہ پھیلے ہوئے درختوں کے سائے میں چلے گئے۔ آپ بھی تھکے ہوئے تھے۔ تنہا ایک درخت کے سائے میں لیٹے اور سو گئے۔ تلوار اتار کر ایک درخت کی شاخ سے لٹکا دی تھی۔ ایک کافر تعاقب میں تھا۔ وہاں سے گذرا تو اس نے دیکھا کہ تلوار لٹک رہی ہے اور آپ بے خبری کی نیند سو رہے ہیں۔ خوش ہوا۔ تلوار اتاری اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگایا اور رعب دار آواز بنا کر کہا "اے محمد! اب تجھے کون مجھ سے بچا سکتا ہے"؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھا اور پورے اطمینان سے کہا "اللہ" اس کافر یہ غیر متوقع جواب سن کر چکرا گیا۔ کانپا اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ آپ نے بڑھ کر تلوار اٹھالی اور پوچھا "بتاؤ اب تجھے کون بچا سکتا ہے"؟ کافر ہکا بکا کھڑا تھا اسے کچھ نہ سوجھا اور نہ کچھ کہہ سکا۔ صرف اتنا اس کے منہ سے نکلا "آپ ہی رحم کریں"۔ آپ نے کہا "کم بخت اب بھی تجھے سبق نہیں آیا۔ اب تو اللہ تعالےٰ کا نام لے دیتا۔ جا میں کسی سے بدلہ لینے کا عادی نہیں ہوں"۔ کہتے ہیں اس واقعہ سے متاثر ہو کر وہ مسلمان ہو گیا۔

عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک مہم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسفر تھے۔ پانی ساتھ تھا نہیں راستہ میں سخت پیاس لگی . . . . لوگوں نے اس تکلیف کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی۔ آپ سواری سے اتر پڑے اور حضرت علیؓ اور ایک اور شخص کو بلا کر پانی کی تلاش میں روانہ کیا۔ یہ ادھر ادھر پھرتے رہے۔ آخر انہیں ایک عورت ملی جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزے لادے خود ان کے درمیان بیٹھے چلی جا رہی تھی انہوں نے اس عورت سے پوچھا "پانی کہاں ملے گا"؟ اس نے کہا "پانی یہاں سے اتنی دور ہے کہ کل اس وقت وہاں سے پانی لے کر چلی تھی گویا چلتے ہوئے چوبیس گھنٹے ہو چلے ہیں اور ابھی ہمارے دوسرے لوگ مجھ سے کہیں پیچھے ہیں"۔ ان دونوں نے اس عورت کو کہا "ہمارے ساتھ چلو"۔ وہ کہنے لگی "کہاں چلوں"؟ انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور۔ عورت نے پوچھا "وہی جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بے دین ہو گیا ہے"؟ انہوں نے کہا "ہاں وہی جس کے متعلق تم یوں کہتی ہو"۔ پھر وہ دونوں اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور ساری بات آکر سنائی۔ عورت کو اونٹ سے اتارا گیا اور ایک بڑا برتن لا کر مشکیزوں کا منہ اس میں کھولدیا گیا لوگ آئے اور اپنی اپنی ضرورت کے لئے پانی لے گئے۔ اسی طرح کئی سو افراد اس سے سیراب ہوئے۔ ایک شخص کو نہانے کی حاجت تھی اس نے بھی پانی لیا۔ عورت حیران و ششدر کھڑی سارا نظارہ دیکھ رہی تھی۔ راوی کہتا ہے "خدا کی قسم جب پانی لینا بند کیا گیا تو یوں نظر آتا تھا جیسے دونوں مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں"۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ برکت سے پانی کی مقدار میں باوجود استعمال کے کوئی کمی نظر نہ آتی تھی۔ اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس عورت کے لئے کچھ جمع کر دو"۔ چنانچہ لوگوں نے کھجوریں، آٹا، ستو وغیرہ ایک اچھی خاصی مقدار میں جمع کر کے ایک کپڑے میں باندھ دئے اور عورت کے حوالے کر کے اسے اونٹ پر سوار کر دیا۔ جب وہ چلنے لگی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے کچھ کم نہیں کیا۔ یہ تو ایک ظاہری واسطہ تھا ورنہ ہمیں تو اللہ تعالےٰ نے ہی پلایا ہے"۔ عورت وہاں سے اپنے قبیلے میں آئی۔ لوگوں نے اس سے پوچھا "اتنی دیر کہاں رہی ہو"؟ اس نے جواب دیا "ایک عجیب و غریب حیرتناک نظارہ دیکھ کر آئی ہوں"۔ اور سارا واقعہ ان سے بیان کرتے ہوئے کہا "خدا کی قسم یہ شخص یا تو روئے زمین کا سب سے بڑا جادوگر ہے یا پھر واقعی اللہ تعالےٰ کا سچا رسول ہے"۔ اس کے بعد مسلمان ارد گرد کے مشرکوں کے خلاف مختلف مہمیں سر کرتے رہے لیکن وہ اس عورت کے قبیلے سے کوئی تعرض نہ کرتے۔ آخر ایک دن اس عورت نے اپنے قبیلے والوں سے کہا کہ "مسلمانوں کی پاسداری دیکھئے ہمارے ارد گرد کے سارے مشرکین گرفت میں آچکے ہیں لیکن صرف اس وجہ سے کہ ایک دفعہ انہوں نے مجھ سے پانی لیا بوجہ اظہار پاسداری وہ ہم سے کوئی تعرض نہیں کرتے۔ ایسے اچھے حاکموں سے الگ رہنا بدنصیبی نہیں تو اور کیا ہے۔ آؤ ہم سب مسلمان ہو جائیں اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں"۔ چنانچہ سارے قبیلے نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

یہ تھی ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة کی عملی تفسیر اور ظاہر ہے کہ اس طرز کی تبلیغ اور اس قسم کے عملی نمونہ پر کوئی معقول انسان اعتراض نہیں کر سکتا۔

اسلام آزادی تبلیغ کا زبردست حامی ہے اگرچہ بعض متعصب طبیعتیں رکھنے والے علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اسلام تبلیغ اور آزادی مذہب کا قائل نہیں لیکن درحقیقت ان لوگوں کا یہ دعویٰ سراسر بے بنیاد اور اسلامی اصول رواداری کے بالکل خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بار بار لوگوں کو حق بات سننے اور حق بات سنانے کی دعوت دی ہے اور اس سچائی پر دلیل لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جس کے ماننے پر کوئی اصرار کرے۔ چنانچہ فرمایا:

(۲۷) اگر تمہارے پاس کوئی علم کی بات ہے تو اسے نکالو۔ بات یہ نہیں بلکہ تم ظنیات کی پیروی کر رہے ہو اور اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔

پھر فرمایا نبئونی بعلم ان کنتم صٰدقین۔ یعنی اگر تم سچے ہو تو مجھے کوئی علمی دلیل بتاؤ۔ صرف بے بنیاد دعووں سے کام نہیں چلے گا۔

پھر دوسری جگہ فرمایا "اگر تم اس قرآن کی سچائی کے متعلق شک کرتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا اور کہتے ہو کہ یہ خود اس نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے تو اس کی سورۃ جیسی ایک سورۃ ہی بنا کر پیش کرو۔ اور اس کام کے لئے اپنے سارے ماہرین علماء کو بھی شامل کر لو۔

پس اگر اسلام ممانعت تبلیغ کا حامی ہوتا تو مخالفین کو دلائل بیان کرنے اور مقابلہ کے لئے اپنا بہترین کلام پیش کرنے کی کھلی دعوت دیتا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ایک اور جگہ فرمایا:۔

۲۸۔ ان مخاطبین سے کہو کہ میں درد دل کے ساتھ تمہیں ایک بات کی تلقین کرتا ہوں کہ اکٹھے ہو کر اور اکیلے اکیلے صرف اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر تم غور کرو۔ اگر تم نفسانی جوش سے الگ ہو کر ایسا کرو گے تو تم یقین کر لو گے کہ تمہارے ساتھی میں کسی قسم کا جنون نہیں اور وہ تمہیں آنے والے ایک سخت عذاب کے متعلق خبردار کرنے آیا ہے . . . . اگر میں گمراہ ہوں تو تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہے۔ اور کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔ آخر اس گمراہی کا نقصان خود مجھے ہوگا۔ تمہارا تو کوئی نقصان نہیں اور اگر میں سیدھے راستے پر ہوں تو یہ اسبات کا ثبوت ہے کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ میری تضرعات کو سننے والا ہے اور اپنا قرب عطا کرنے والا ہے۔ (باقی)

درخواست دُعا

محمد رمضان صاحب سعید کا لڑکا ایک ماہ سے بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ (آمین)

مرزا محمد حسین چشتی مسیح

دار الصدر۔ ربوہ

معاصرین کیا کہتے ہیں

جذباتی باتیں

آج کل چوالیس ماہ کی بندش کے بعد خطابت کا ایک سیلاب بہہ نکلا ہے۔ چاروں طرف جلسے ہی جلسے ہو رہے ہیں۔ تمام جماعتیں ققنس کی طرح اپنی خاکستر سے پیدا ہو گئی ہیں۔ بعض نے چہچہانا شروع کر دیا ہے، اکثر کھرج کی لے میں گا رہی ہیں۔ بعض نے پنچم کی سُر میں الاپنا شروع کر رکھا ہے۔ غرض ایک سیاسی موسیقی چاروں طرف پھیل گئی ہے سب سے زیادہ شور لیگ کا ہے اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ حکمران طبقہ بھی لیگ کو اپنے تصرف میں لانا چاہتا ہے اور جو محروم اقتدار پرانے لیگی ہیں وہ نظریہ پاکستان کا نام لے کر گلی ڈنڈا کھیل رہے ہیں مشرقی پاکستان کا اپنا ایک مزاج ہے وہاں طلبہ سیاسی جدوجہد کا ہراول دستہ ہیں معلوم ہوتا ہے اب کے سال وہاں کے طلبہ نے تعلیم ترک کر کے سیاسی مشقیں شروع کر رکھی ہیں ——— نتیجۃً مقررین میں عجیب قسم کی بیان بازی ہو رہی ہے ڈھاکہ کی اپنی راگنی ہے کراچی مالکونس میں گا رہا ہے لاہور میں کچے اور پکے راگ زور دار پر ہیں راولپنڈی نے خان عبدالقیوم خان کا ماہیا سنا پھر سبکدوش ہو گیا۔ اس کے بعد ایک اور مختصر سی محفل موسیقی منعقد ہوئی جس میں قوالی ہوئی اور برخاست ہو گئی۔ خرابی یہ ہے کہ حالات کی نبض ملول پر کسی کا ہاتھ نہیں سب اپنا اپنا بول اٹھائے ہیں۔ ملک ایک ہے لیکن مطالبات بوقلموں اور افکار مختلف النوع، سرحد کی آواز پنجاب سے نہیں ملتی اور پنجاب کی سندھ سے، کراچی ایک بات کہتا ہے کوئٹہ دوسری کراچی کے نزدیک سب سے بڑا مطالبہ یہ ہے کہ دوبارہ دارالحکومت ہو جائے سرحد کی اکثریت ایک یونٹ کے معاملہ میں مضطرب ہے سندھ کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے ڈھاکہ والے مشرقی پاکستان بنام مغربی پاکستان کا عرضی دعویٰ لئے پھرتے ہیں غرض بھانت بھانت کی بولیوں نے رنگا رنگ کی فضا پیدا کر رکھی ہے ان جذباتی باتوں سے جو صورتحال پیدا ہو گی اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہو گا کہ ملک میں اتحاد کے بجائے انتشار رونما ہو گا اور اس انتشار کا نتیجہ وہی ہو گا جس کی طرف چوہدری خلیق الزماں نے اشارہ کیا ہے۔

(چٹان ۳۰ جولائی ۶۲ء صفحہ ۶)

معاشرتی وبائیں

ہمارے اں بہت سے مسائل اخبارات میں کسی آنے والے طوفان کا پیش خیمہ ہیں لیکن بعض علیق جس تیزی کے ساتھ وبا بن رہی ہیں اس طرف شاذ ہی توجہ دی جا رہی ہے، مثلاً

۱۔ سگریٹ نوشی نئی پود کا لازمہ فطرت ہوتی جا رہی ہے اسکول کے بچوں سے لے کر کالج کے طلبہ تک میں یہ شوق راسخ ہو چکا ہے

۲۔ بڑے گھرانوں کی خواتین ——— خصوصاً افسروں کی بیگمات سگریٹ نوشی کے مرض میں اس بری طرح مبتلا ہیں کہ اب بازاروں میں سگریٹ سلگاتے ہوئے بھی انہیں کوئی حجاب محسوس نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ شراب نوشی بھی نوجوانوں کی ایک خاص جماعت میں زور پکڑ رہی ہے کراچی اس ضمن میں خصوصیت سے بدنام ہے اور اب تو بعض بیگمات بھی بازی لے گئی ہیں

۴۔ سینما بینی کا شوق اتنا عام ہو چکا ہے کہ ہماری نصف جنسی خرابیوں کا ارتکاب اسی کی برکات سے ہو رہا ہے

۵۔ ریس کھیلنا پہلے ایک خاص گروہ کا خاصہ تھا مگر اب یہ شوق طاعون کی طرح پھیل رہا ہے اور اس کا شکار بعض خاص قسم کے سرکاری محکموں کے بابو ہیں۔

۶۔ اخلاق کی پرانی قدریں ٹوٹتی چلی جا رہی ہیں۔ ان کی جگہ نئی مغربی قدروں نے لے لی ہے جن کا ایک تار بھی مشرقی شرافت سہ نہیں سکتی

۷۔ بڑی ازم لحظہ بلحظہ بڑھ رہا ہے

۸۔ گھریلو زندگی جو مشرقی اور اسلامی تہذیب کا طغرائے امتیاز تھا قریب قریب ختم ہوتی جا رہی ہے اس کی جگہ ہوٹل کی زندگی نے گھروں میں بھی نقشہ جما لیا ہے نتیجۃً ہم کشمکش کے ایک دوراہے پر کھڑے ہیں ع

"نہ خوش ہے یہ جہاں ہم سے نہ خوش ہے وہ جہاں ہم سے
اور کوئی نہیں سوچتا کہ ہم کدھر جا رہے ہیں"

(چٹان ۳۰ جولائی ۶۲ء ص ۶)

ایک مرد اور دو بیویاں

برطانیہ کے مشہور قانون دان اور جج جیرالڈ سپارو کی رائے ہے کہ ہر مرد کے لئے دو بیویاں ضروری ہیں یہ جیرالڈ صاحب ۱۹۲۵ء میں آکسفورڈ یونین کے صدر تھے اور موجودہ وزیر خزانہ "راب" میکر کے دوست ہیں یہ ۱۹۲۶ء میں بیرسٹری کرنے کے بعد ۲۳ سال تک سیام میں رہے اور ۱۹۳۰ء میں بنگاک کی بین الاقوامی عدالت کے جج کے عہدہ جلیلہ پر ان کا تقرر ہوا

موصوف کہتے ہیں کہ وہ مدتوں تک اس ایک زوجیت کو دیکھ کر حیران و سراسیمہ رہے جس پر برطانیہ اور امریکہ میں عمل درآمد کیا جاتا ہے میں اکثر تعجب کرتا ہوں کہ انگلستان کی وہ عورتیں جنہیں شادی کے موجودہ نظام کے شوہر نہیں ملتے اس کے متعلق کیا خیال کرتی ہوں گی"۔

ممکن ہے کہ ایک دن ایسی فاضل اکٹھا عورتیں ایک اخلاق سوز جذبہ کے ساتھ متحد ہو کر ہم سے جرأت کے ساتھ کہہ دیں کہ ہم نے کس طرح انہیں ایک شرمناک نسائیت کے گڑھے میں ڈال دیا ہے۔

جج جیرالڈ نے اس مسئلہ کا حل اپنی کتاب "ایک بیوی اور ایک جونیئر بیوی" میں پیش کیا ہے جسے پال ایلک کمپنی نے شائع کیا ہے اس کتاب کا نام "سرزمین گل ماہ" (Land of the moon flower) ہے اس میں وہ بتاتے ہیں کہ اس دوزوجی نظام پر سیام میں کس طریقے سے عمل کیا گیا ہے

سیام میں جب پہلی بیوی ۴۰، ۴۵ سال کی عمر کو پہنچتی ہے تو فیصلہ کرتی ہے کہ اب اس کے شوہر کو ایک تبدیلی کا حق حاصل ہے بالخصوص اس وقت جب کہ اس کا شوہر مالدار ہو اور مزید اخراجات برداشت کر سکتا ہو

چنانچہ وہ ایک دوسری "چھوٹی بیگم" کا انتخاب کر کے اسے گھر میں لا کر خاندان سے اس کا تعارف خود کراتی ہے اس طرح چھوٹی بیگم بڑی بیگم کی قیادت میں اندر داخل ہوتی ہے اور اسی کے زیر ہدایت رہتی ہے

اب اس نووارد کا فریضہ ہوتا ہے کہ شوہر کو اس طرح خوش و خرم رکھے کہ وہ گھر سے باہر دوسری عورتوں کے پیچھے آوارہ و سرگرداں نہ پھرتا رہے جیرالڈ صاحب فرماتے ہیں کہ "ان دونوں بیویوں کے درمیان یہ انتظام اس خوبی سے خوش اسلوبی سے قائم رہتا ہے کہ ان دونوں میں سے کسی میں بھی باہمی رشک و حسد کا شائبہ تک نہیں ہوتا"

جیرالڈ صاحب نہایت صاف گوئی سے کام لے کر کہتے ہیں:۔

ہمارے یہاں کا رواج اس ضمن میں اس قدر حساس ہے کہ اگر کسی قسم کے باقاعدہ تعدد ازدواج کا ذرا سا اشارہ بھی کیا جائے تو تقدس مآب آرچ بشپ صاحب (بڑے پادری) اپنے محلوں سے نکل کر غم و غصہ کا ایک طوفان بپا کر دیتے ہیں اور ان کے پیچھے پیچھے خام خیالوں کا ہجوم اپنی چیخ و پکار سے ایک ہلڑ مچا دیتا ہے"۔

بالآخر جیرالڈ صاحب کہتے ہیں کہ ۴۰۔۵۰ سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے عورت کی تمام جسمانی دلکشی ختم ہو جاتی ہے معمولی طبعی آدمی دونوں بیویوں کے ساتھ خوش گوار روابط زیادہ عمر تک قائم رکھ سکتا ہے پہلی بیوی کے ساتھ محبت کے اور دونوں کے ساتھ عزت و احترام کے پُرخلوص جذبات کے ساتھ"۔

(صدق جدید ۲۰ جولائی ۶۲ء) (بحوالہ صحت جنوری ۵۶ء)

تمباکو سے سرطان پیدا ہوتا ہے

انوار ۲۲ جولائی کی اشاعت میں

پاکستان ٹائمز نے رائٹرز نیوز ایجنسی کی یہ خبر شائع کی ہے کہ انگلینڈ کے طبی رسالہ "دی لان سیٹ" میں پروفیسر آرڈی پاسے جنہوں نے لیڈز شہر کی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں قریباً پانچ سو تمباکو نوشی کے عادی سرطان کے مریضوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک مضمون لکھا ہے اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ ملکی تمباکو نوشی کے عادی افراد بھی اسی طرح سرطان کے مرض کا شکار ہو جاتے ہیں جس طرح بھاری تمباکو نوشی کے عادی لوگ دونوں پر اس مرض کا حملہ بھی پچاس سے لے کر ساٹھ سال کی عمر تک ہوتا ہے چاہے کوئی شخص اوائل عمر سے تمباکو نوشی کرے یا عمر رسیدہ ہو کر اس کا عادی ہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے عام طور پر مریض سترہ سال کی عمر سے تمباکو نوشی کرتا ہے اور ۶۵ سال کی عمر میں سرطان کا مریض بن جاتا ہے۔

(احتشام لاہور ۲۹ جولائی ۶۲ء صفحہ ۱۰)

انفاق فی سبیل اللہ کی منزل راہیں

کلام اللہ کی روشنی میں انسانی زندگی کا خلاصہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری ہے۔ لہٰذا انسانی زندگی کی فلاح کا مدار اسی پر ہے کہ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی رائیگاں نہ جانے پائے جہاں انسانی وجود ایک طرف آئینہ کی مانند الٰہی صفات کے نقوش اپنے اندر منعکس کر رہا ہو وہاں دوسری طرف اپنی زندگی کے سورج کی ان گنت شعاعوں سے مخلوق خدا کو مختلف جہتوں سے زندگی کی گرمی اور روشنی بخش رہا ہو۔

زندگی بہت قلیل ہے اور مقصد تقابلتاً بہت بڑا اور اہم لہٰذا بِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے تحت جب تک کوئی نافع الناس کے مزاروں رنگ اختیار کر کے برق رفتار نہ بن سکے اتنی دور افتادہ منزل پر کیونکر پہنچے گا ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں است

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

عبدالمالک صاحب کہاں ہیں

دفتر ہذا کو عبدالمالک صاحب ولد بخش احمد صاحب موصی نمبر ۱۲۷۲۲ سابقہ سکونت جو لوکے ڈاکخانہ پنڈی کانو ضلع گجرات (۲) مرکا کے موجودہ ایڈریس کا کسی صاحب کو علم ہو یا موصی صاحب موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ اپنے ایڈریس سے دفتر کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کی وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جائے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

ہمارے حلقہ کے ایک احمدی معزز دوست عبدالمجید صاحب عرصہ تین ہفتہ سے صاحب فراش ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد ساجد سرگودھا)

اعلانات نظارت تعلیم

داخلہ گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور

درخواستیں برائے داخلہ بی ای ڈی ، سی ٹی ۶۲/۸/۲۰ تک مجوزہ فارم میں جو دفتر کالج سے واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہو سکتا ہے ۔

شرائط : برائے بی ای ڈی ۔ بی اے یا بی ایس سی } عمر ۶۲/۸/۳۱ کو ۱۹
" سی ٹی ۔ ایف اے یا ایف ایس سی }

مشمولات درخواست :۔

۱۔ پاسپورٹ سائز فوٹو (۲) مصدقہ نقل میٹرک سرٹیفکیٹ (۳) مصدقہ نقول ڈگری ڈپلومہ
۴۔ نمبروں کے بارے میں تصدیق پرنسپل سابق کالج یا رجسٹرار یا سیکرٹری بورڈ
۵۔ سرٹیفکیٹ پرنسپل یا سیکرٹری بورڈ متعلق مضامین امتحان انٹرمیڈیٹ بصورت امیدواران بی ای ڈی
۶۔ تصدیق گزٹیڈ افسر درباره وطنیت ۷۔ تصدیق تجربہ تدریس یا پسر مدرس منظور شدہ سکول یا سابق فوجی
۸۔ تصدیق پرنسپل سابق ادارہ درباره ایکسٹرا کریکولر سرگرمیاں ۔
۹۔ بوقت انٹرویو جملہ اصل سندات پیش ہوں ۔

۶۰ وظائف بی ای ڈی کلاس ۔ ۶۰ وظائف برائے سی ٹی ۔ بنا بر قابلیت انٹرویو قبل داخلہ
(پ ۔ ث ۔ ۶۲/۷/۲۹)

داخلہ لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد

داخلہ فرسٹ ایر ایم بی بی ایس ۔ انٹرویو ۔ شرائط : انٹر سائنس / ایف ایس سی سیکنڈ کلاس (میڈیکل) فارم درخواست واپسی لفافہ بھیج کر طلب کریں ۔ درخواستیں ۶۲/۸/۲ تک ۔ تاریخ انٹرویو بعد میں ۔
(پ ۔ ث ۔ ۶۲/۷/۲۹)

انٹرونگ ایکسچینج پروگرام ۱۹۶۲-۶۳ء

مشرقی پاکستان میں تعلیم کے لئے وظائف مالیت وظیفہ -/۱۵۰ روپے ماہوار ۔ برائے فیس ۲۵ ماہوار سالانہ ٹورنگ کلاس کرایہ ہوائی سفر -/۲۱۰

شرائط ۔ وطن مغربی پاکستان ۔ فرسٹ کلاس پاس

تعداد وظائف ایم اے ایم ایس سی ۳ ۔ بی اے بی ایس سی بی کام ۵
بی ای ڈی ۲ ایف ایس سی (ہوم اکنامکس) یک
زراعت یک ۔ اینمل ہسبنڈری یک بی ایس سی انجینئرنگ ۲
ایم بی بی ایس ۲

لڑکیاں بھی ماسوائے زراعت ۔ اینمل ہسبنڈری ۔ انجینئرنگ وغیرہ مضامین کے لئے درخواستیں دے سکتی ہیں ۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۲/۸/۱۵ تک (پ ۔ ث ۶۲/۷/۲۹)

ضرورت سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ

تنخواہ ۱۲۰ ۔ ۸ ۔ ۲۰۰ ۔ ۱۰ ۔ ۲۵۰ ۔ الاؤنس علاوہ

شرائط : انٹرمیڈیٹ ۔ لوکل باڈیز کے کام کا تجربہ

درخواستیں معہ مصدقہ نقول سندات معرفت دفتر روزگار ۶۲/۸/۱۶ تک بنام ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ
(پ ۔ ث ۶۲/۷/۲۹)

داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ خیرپور میرس

مجوزہ فارم میں درخواستیں ۶۲/۸/۱۱ تک بنام پرنسپل

سہ سالہ لائسنشی ایٹ کورس (ا) الیکٹریکل ٹیکنالوجی (ایل ای ۔ ای)
(ب) مکینیکل " (ایل ۔ ای ۔ ای)

یک سالہ عملی ٹریننگ ۔ داخلہ بنا بر قابلیت و اپٹی چیوڈ ٹسٹ

کل سیٹیں ۸۰ ۔ (۴۰ ہر ایک ٹکنالوجی کے لئے) خیرپور ۔ کوئٹہ ۔ قلات ڈویژنوں کے لئے ۵۰ سیٹیں ریزرو ۔ درخواستیں علیحدہ علیحدہ ۔

شرائط : میٹرک سائنس و ریاضی یا میکینیکل ہائی سکولز یا انڈسٹریل آرٹس ، عمر ۶۲/۹/۷ کو ۱۵ تا ۲۵ ۔ لڑکیاں بھی داخل ہو سکتی ہیں ۔

پراسپکٹس و فارم درخواست کے لئے واپسی لفافہ ۶۲ پیسے کی ٹکٹوں والا بخدمت پرنسپل
(پ ۔ ث ۶۲/۷/۲۹)

چندہ تحریک جدید سے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا تازہ ارشاد

کچھ عرصہ سے تحریک جدید کے دفاتر اول و دوم کے چندوں میں غیر معمولی کمی واقع ہو رہی ہے اس کی رپورٹ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کی گئی تو آنمحترم نے فرمایا :۔

" تحریک جدید کا چندہ کسی صورت میں گرنا نہیں چاہئے اگر یہ گرا ہے تو یہ آپ کے لئے اور جماعت کے لئے تازیانہ ہے کہ زیادہ محنت اور چوکسی سے کام کریں ۔
اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کی کوشش میں برکت ڈالے "

عہدیداران حضرات اس ارشاد کی روشنی میں اپنی اپنی جماعت کے چندوں کا محاسبہ فرمائیں اور ماہ اگست میں وصولی کو سو فیصدی تک پہنچانے کی سعی فرمائیں تاکہ نئے سال کا اعلان ہونے سے پہلے وہ سال رواں کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے ہوں

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لاہور

دن اور رات کی کلاسیں :۔ مضامین :۔ شارٹ ہینڈ (انگلش اردو)
بک کیپنگ یا اکاؤنٹینسی ۔ آفس روٹین
مبادیات کامرس ۔ انگلش و اردو ۔
ٹائپ رائٹنگ ۔ (انگلش ۔ اردو)

لڑکیوں کے لئے بھی داخلہ کھلا ہے انٹرویو ۶۲/۸/۲۵ کو ۹ بجے صبح
محل وقوع : ۵۔ ۹۰ بونچھ روڈ ۔ نزد آخری بس سٹاپ سمن آباد لاہور ۔
درخواستیں مجوزہ فارم میں جو انسٹرکٹر انچارج سے واپسی لفافہ بھیج کر ملتا ہے ۶۲/۸/۲۰ تک معہ میٹرک و کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۔
(پ ۔ ث ۔ ۶۲/۷/۲۹)

داخلہ ڈپلومہ ان پبلک ہیلتھ کلاس ۱۹۶۲-۶۳ء

فیس -/۶۰۰ بوقت داخلہ

شرائط ۔ میڈیکل گریجوایٹ یک سالہ تجربہ میڈیکل پریکٹس

درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام ڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہائی جین اینڈ پری وینٹو میڈیسن لاہور ۶۲/۸/۱۵ تک پراسپکٹس ۸۱ پیسے کا منی آرڈر فارم بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ویسٹ پاکستان لاہور ۔
(پ ۔ ث ۔ ۶۲/۷/۲۸)

بی کلاس اپرنٹس مکینکس ۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور ۔ اسامیاں ۷۵ چار سالہ ٹریننگ ۔ وظیفہ دوران ٹریننگ سال اول تا چہارم بالترتیب -/۱۵ ۔ -/۲۵ ۔ -/۳۵ و -/۴۵ ماہوار رہائش در ہاسٹل مفت تحریری امتحان ۔ مضامین : (۱) انگلش مضمون نویسی (۲) ریاضی (میٹرک کا معیار)

شرائط : میٹرک سائنس و ریاضی یا جونیئر کیمبرج عمر ۶۲/۹/۱ کو ۱۵ تا ۲۵ رشتہ دار ریلوے ملازمین ۔

درخواستیں ، بشمول نقول سندات مجوزہ فارم میں ۶۲/۸/۱۵ تک بنام ڈپٹی جنرل منیجر (پرسنل) پی ۔ ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آف ایمپرس روڈ لاہور ۔
پراسپکٹس بشمول فارم درخواست گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور سے طلب ہو
(پ ۔ ث ۶۲/۷/۳۰)

بہت بڑی قومی اور ملی خدمت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محکمہ جنگلات مغربی پاکستان ۳ اگست سے ۹ اگست تک ہفتہ شجر کاری منا رہا ہے اس دوران میں قلموں اور پودوں کا ایک حصہ نصف اور کچھ برائے نام قیمت پر فروخت کیا جائے گا جملہ اراکین انصار اللہ سے استدعا ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانا ایک بہت بڑی قومی اور ملی خدمت ہے براہ مہربانی اس سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جائے اور اس دوران میں جس قدر بھی پودے لگائے جائیں ان کی تعداد سے قیادت مذکور کو اطلاع دی جائے جزاکم اللہ

(صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تخریب پسندوں کو ایسے حالات پیدا کرنے کا موقع نہ دیں جو انقلاب سے پہلے ملک میں موجود تھے

عوام کو صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا مشورہ

لائلپور ۲ اگست۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کل صبح جب چناب ایکسپریس سے لائلپور پہنچے تو آپ نے ریلوے اسٹیشن پر جمع ہزاروں افراد سے خطاب کرتے ہوئے مشرقی پاکستان کے ان لیڈروں پر سخت نکتہ چینی کی جو موجودہ آئین کو ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا "ان لیڈروں میں سے کچھ کمیونسٹ اور اسلامی نظریات کے خلاف ہیں اور بعض ہمارے مخالفین کے ایجنٹ ہیں"۔ صدر ایوب پنجابی میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے سابق سیاستدانوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا "ان لوگوں نے اپنے دور اقتدار میں جو تباہی پھیلائی وہ کسی سے مخفی نہیں"

آپ نے کہا کہ آئین میں معمولی تبدیلیاں ہو سکتی ہیں اور کچھ تبدیلیاں اس میں پہلے ہی ہو چکی ہیں لیکن میں آئین کے بنیادی اصولوں میں ہنگامی اور بنیادی تبدیلیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کروں گا

آپ نے کہا کہ دستور اس مقصد سے تیار نہیں کیا گیا تھا کہ مجھے وسیع اختیارات حاصل ہو جائیں یا صدارتی نظام حکومت کے تحت ملک کا اقتدار ہمیشہ کے لئے میرے ہاتھ میں رہے بلکہ دستور کی تشکیل کا مقصد یہ تھا کہ ملک کو سیاسی اور انتظامی استحکام حاصل ہو جو معاشرتی زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے ناگزیر ہے۔

آپ نے کہا کہ دستور میں بنیادی تبدیلیوں کا مطالبہ کرنے والے ملک کی بھلائی کے خواہاں نہیں وہ ذاتی مفاد کی خاطر قوم کو گمراہ کرنا اور انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔ آزادی کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی لیکن پابندیوں کے بغیر آزادی خطرناک ہو سکتی ہے۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں ایسے ادارے قائم کئے جائیں جو ملک کی سیاسی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے لئے کام کریں۔ ہمیں نہ صرف اپنی ترقی بلکہ آئندہ نسل کی خوشحالی کے لئے کام کرنا چاہیے

صدر نے کہا کہ نئی پارٹیاں ٹھوس اصولوں پر قائم ہونی چاہئیں۔ حق کا سرچشمہ عوام ہوں اور جو عوام کے سامنے جوابدہ ہوں اس سلسلہ میں آپ نے بنیادی جمہوریتوں کی مثال پیش کی اور کہا کہ بنیادی جمہوریتیں اسی قسم کے ادارے ہیں جو اپنی مدد آپ کے تحت عوام کی خوشحالی کے لئے کام کر رہے ہیں

انہوں نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے قیام کے بعد بنیادی جمہوریتوں کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت یہ ادارے اب بھی شاندار اور قابل تقلید مثال پیش کر رہے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ ۵۸ء کے انقلاب کے بعد میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ بنیادی اصلاحات کے نفاذ کا کام مکمل کرنے کے بعد میں ایسے جمہوری ادارے اور جمہوری نظام بحال کر دوں گا۔ جو ملک کے لئے موزوں ہوں اور جسے ملک کے عوام اچھی طرح چلا سکیں۔ کیونکہ میں اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہوں کہ کوئی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ملک کے نظم و نسق اور ملک اور قوم کی بھلائی کے لئے حکومت اور عوام مل جل کر کام نہ کریں۔ صدر ایوب نے کہا کہ جون اور جولائی کے مہینوں میں پانچ ہفتوں کے لئے راولپنڈی میں قومی اسمبلی کا اجلاس جاری رہا۔ اگر یہ اجلاس پارلیمانی نظام حکومت کے تحت ہوتا تو اتنی مختصر سی مدت میں آٹھ دس حکومتیں ٹوٹ چکی ہوتیں آپ نے کہا کہ کوئی ملک جہاں حکومتیں آئے دن بدلتی رہیں دوسرے ملکوں کی صف میں باوقار مقام حاصل نہیں کر سکتا نہ ہی وہ بیرونی ملکوں کا اعتماد حاصل کر سکتا ہے اور یہ دونوں باتیں غیر ملکی امداد کے حصول کے لئے ضروری ہیں جو قومی ترقی کے منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ آپ نے عوام کو یاد دلایا کہ وادی سندھ کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کا تخمینہ اب پہلے اندازہ کے مقابلہ میں قریباً دوگنا ہو گیا ہے اس کام کے لئے انیس ارب روپے اور دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے ۲۳ ارب روپے کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورتیں پوری کرنے کے لئے پاکستان کو دوست ملکوں سے امداد کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ ملک میں سیاسی استحکام ہو تو دوست ملکوں سے امداد حاصل کرنے میں آسانی ہو گی۔ اس وقت ملک انتہائی اہم مرحلے سے گزر رہا ہے اور آئندہ تین سال ملک کے لئے بہت اہم ہوں گے۔ صدر ایوب نے عوام سے کہا کہ وہ تخریب پسندوں کو ایسے حالات پیدا کرنے کا موقع نہ دیں۔ جو انقلاب سے پہلے ملک میں موجود تھے اور ایسے حالات کے اعادہ کو روکنے کے لئے پوری قوت سے مقابلہ کریں خواہ اس کے لئے انہیں کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں صدر ایوب نے عوام سے کہا کہ اگر آپ نے اس مشورہ پر عمل کیا اور انقلاب سے پیدا ہونے والے صحت مند ماحول کو برقرار رکھا تو آئندہ دس برس میں پاکستان اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ ہر دشمن کے خلاف اپنا دفاع کر سکے

قومی مفاد کے جذبہ سے کام کرنے والی سیاسی پارٹیوں کے قیام کی حمایت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب اگر ایک دو پارٹیاں بھی قومی اتحاد اور استحکام کے مقصد سے از سر نو منظم کی جائیں تو مجھے ایسی پارٹیوں کے قیام پر مسرت ہو گی اور میں عوام سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی ایسی سیاسی جماعتوں کی حمایت کریں۔ اس کے علاوہ انتخابات کا بھی انتظام کرنا چاہیے کہ نئی سیاسی جماعتیں پرانی سیاسی پارٹیوں کے طریقوں پر نہ چلیں جن کے باعث ملک تباہی کے کنارے پہنچ گیا تھا۔ صدر نے عوام کو متنبہ کیا کہ وہ غیر ملکی ایجنٹوں، تخریب پسندوں اور خود غرض عناصر سے خبردار رہیں جو نئی سیاسی جماعتوں میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے آپ ایسے لوگوں کی سرگرمیوں سے خبردار رہیں۔ صدر ایوب نے کہا کہ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے کہ نئی سیاسی جماعتیں کس طرح کام کرتی ہیں کیا وہ ملکی مفاد کو پیش نظر رکھتی ہیں یا انفرادی طبقاتی اور علاقائی مفاد کے لئے کام کرتی ہیں اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ سیاسی جماعتیں ایک دوسری سے یا آپس میں الجھ پڑیں گی

لاہور ڈویژن

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر سربمہر ٹنڈر برائے سال ۶۲ء ۱۹۶۲ء مختتمہ ۳۰ جون ۶۳ء زیر دستخطی ۱۰ اگست ۶۲ء ساڑھے بارہ بجے تک مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے ساڑھے گیارہ بجے تک بادائیگی ایک روپیہ فی کاپی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ وصول کریں گے۔ یہ اسی تاریخ کو ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت معہ ٹنڈر پریمیئم	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کیا جائے گا
۱	سب ڈویژن نمبر ۲ لاہور میں برائے سال ۱۹۶۲-۶۳ء مختتمہ ۳۰ جون ۶۳ سینیٹری فٹنگ اور واٹر کنکشن کا کام	۹۰،۰۰۰/-	۱۰۰۰/- روپے

۲۔ اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیدار ہی ٹنڈر دیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے کاغذات نامزدگی ہمراہ لا کر ۱۰ اگست ۶۲ء سے پیشتر درج کرا لینے چاہئیں

۳۔ مفصل شرائط و تفصیلات و ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پی ڈبلیو آر ورکس ہینڈ بک زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہے یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ۱۰ اگست ۱۹۶۲ء سے پیشتر ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرائیں۔

۴۔ ٹھیکیداروں کو چیپٹر XIII میں آئیٹموں کے لئے علیحدہ پرسینٹیج ریٹ شیڈول آف ریٹس کے مطابق اور بقایا آئیٹموں کیلئے شیڈول کے مطابق ریٹ دینے چاہئیں

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

دوسروں کی نگاہ
اور
آپ کا ذوق
فون نمبر ۲۶۲۳
۲۹ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
فرحت علی جیولرز

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فراغ دیں۔ (منیجر الفضل)

پاکستان کو جدید تقاضوں کے مطابق ترقی یافتہ ملک بنانے کی اپیل

نئے آئین پر نکتہ چینی کرنے والے انتشار پسند ہیں " (صدر ایوب)

کراچی ۳ راگست ۔ صدر ایوب عوام سے خطاب کرنے کے پروگرام کے تحت کل صبح کراچی پہنچے ۔ آپ نے پروگرام کے مطابق درمیانی ریلوے سٹیشنوں پر عوام سے خطاب کیا اور عوام کو تلقین کی کہ وہ ملک کو موجودہ زمانہ کے مطابق ترقی یافتہ بنائیں تاکہ پاکستان دوسرے اسلامی ملکوں کے لئے ایک نمونہ بن جائے ۔ آپ نے کہا کہ " اگر آپ پاکستان کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو نظم وضبط اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ [redacted] محنت سے کام کرنا چاہیئے "

صدر پاکستان نے کہا موجودہ دستور پر نکتہ چینی کرنے والے انتشار پسند اور ملک کے دشمن ہیں ۔ آپ نے کہا قومی ضرورتیں اس امر کی مقتضی ہیں کہ ہمیں قومی معاملات میں دانائی اور روشن خیالی سے کام لینا چاہیئے اور اپنے دلوں میں محنت اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے ۔

معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب نے کل سارا دن ایوان صدر میں گزارا اور کام کرتے رہے ۔ آج شام آپ ایوان صنعت وتجارت کے سالانہ ڈنر میں مہمان اعلےٰ کی حیثیت سے شریک ہوں گے جو بیچ لگژری ہوٹل میں ہوگا ۔ ہفتہ کے روز داود بوہرہ فرقہ کی سربراہ ڈاکٹر سید طاہر سیف الدین آپ کے اعزاز میں دعوت دیں گے ۔

صدر ایوب اس روز مسلم آباد میں داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا سنگ بنیاد رکھیں گے ۔

پاکستان اگلے سال کے اوائل میں راکٹ چھوڑنے کے پروگرام پر عمل شروع کر دیگا

موسمی رد و بدل، بارش، آندھی اور سمندروں میں طوفانوں کی آمد کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے گا

کراچی ۳ راگست ۔ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے مسٹر طارق مصطفےٰ نے کہا ہے کہ موسم اور فضا کے بالائی طبقات کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے پاکستان آئندہ سال کے آغاز میں راکٹ چھوڑنے کے پروگرام پر عمل شروع کر دے گا ۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح جو معلومات حاصل ہوں گی ان سے سائنس دانوں کو موسمی رد و بدل، بارش، آندھیوں اور سمندروں کے طوفان کی متوقع آمد کا صحیح اندازہ لگانے میں مدد مل سکے گی ۔

مسٹر طارق مصطفےٰ نے امریکی مرکز اطلاعات میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ میں پاکستان ایک نئے دور میں داخل ہو گیا ہے ۔ اور اس شعبہ میں پاکستان کی سرگرمیاں روز بروز زیادہ وسیع ہوتی جائیں گی ۔ مسٹر طارق مصطفےٰ راکٹوں کے تجرباتی پروگرام کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے " پاکستان خلائی دور میں داخل ہو گیا " کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان میں جہاں سمندری اور بادو باراں کے تباہ کن طوفان آتے رہتے ہیں وہاں ایک فوٹوگرافی کا ری مرکز قائم کرنے کی تجویز ہے یہ مرکز بادلوں وغیرہ کی تصاویر اور راکٹوں کی معلومات کی مدد سے طوفانوں کی آمد کا اندازہ لگانے میں مدد دیں گے اور یہ تصاویر اس صوبہ کے عوام کو انتہائی مفید معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ ثابت ہوں گی ۔

آپ نے کہا کہ دو مرحلوں کے خلائی راکٹ رہبر اول اور رہبر دوم جون میں چھوڑے گئے تھے ۔ ان کی تصاویر سے ہوا کے رخ اور اسکے متوقع اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس پروگرام میں امریکی امداد کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مصطفےٰ نے کہا کہ امریکی امداد سے ہمیں اس پروگرام کو جلد شروع کرنے میں مدد ملی ہے ۔ ڈاکٹر مصطفےٰ نے راکٹ چھوڑنے کے پیچیدہ پروگرام کی تفصیلات ایک ماڈل کی مدد سے سمجھائیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی مرحلہ پر ایک ہزار پونڈ ایندھن صرف تین سیکنڈ میں جل جاتا ہے جس سے پہلے چالیس ہزار پونڈ اور بعد میں آٹھ ہزار پونڈ کی قوت کے جھٹکوں سے راکٹ خلاء میں بھیجا جاتا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ راکٹ کے تجربات میں اس ایندھن کی نسبت ٹھوس ایندھن کا استعمال زیادہ آسان ہوتا ہے ۔ پاکستان کے تجرباتی راکٹ رہبر نمبر ایک اور رہبر نمبر دوم کے ڈیزائن امریکہ کی خلائی تحقیقات کے ادارہ نے بنائے تھے ۔

مشرقی پاکستان اسمبلی کا اجلاس آج شروع ہوگا

ڈھاکہ ۳ راگست ۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کا دوسرا اجلاس آج ڈھاکہ میں شروع ہو رہا ہے اس اجلاس میں چار سرکاری بل اور مالگذاری کی وصولی کا آرڈیننس بھی پیش کیا جائے گا ۔ توقع ہے کہ اسمبلی کا اجلاس دس پندرہ دن تک جاری رہے گا ۔

احباب سلسلہ کے فائدے کی تجویز

" امانت فنڈ تحریک جدید "

بعض دوست اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں کہ جب وہ کسی خاص عمر کو پہنچ جائیں یا کوئی خاص امتحان پاس کر لیں تو آئندہ تعلیم کے لئے ان کو کوئی رقم ماہوار یا یکمشت خرچ کے لئے دی جائے ۔ ایسا ہی بعض دوست مکان بنوانے یا شادی وغیرہ کے اخراجات کے لئے رقم جمع کرتے ہیں جو آئندہ ضرورت کے وقت خرچ کی جا سکے ۔ ایسے دوستوں کی سہولت کیلئے " امانت تحریک جدید " میں انتظام کیا گیا ہے کہ وہ یکمشت یا ماہوار کوئی رقم امانت تحریک جدید جمع کرتے رہیں اور جب چاہیں یکمشت یا بااقساط واپس لے لیں ۔ یا ان کی ہدایت کے مطابق دفتر امانت تحریک جدید ادا کرتا رہے ۔ امید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے ۔

(افسر امانت تحریک جدید)

صدر نکرومہ پر قاتلانہ حملہ کی کوشش میں تین افراد ہلاک

ساٹھ مجروح، پچیس سے زیادہ افراد حراست میں لے لئے گئے

عکرہ ۳ راگست ۔ گھانا کے صدر نکرومہ پر قاتلانہ حملہ کی کوشش میں تین افراد ہلاک اور ساٹھ کے قریب زخمی ہو گئے ۔ گھانا کی وزارت اطلاعات کے بیان میں کہا گیا ہے کہ صدر نکرومہ بالائی والٹا کے دورے کے بعد واپس آرہے تھے کہ کسی شخص نے ان کی کار کے قریب ایک بم پھینک دیا صدر نکرومہ کو بم پھٹنے سے کوئی گزند نہیں پہنچا لیکن بم کے ٹکڑوں سے تین افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے جن میں صدر کی جماعت سے کئی ارکان بھی شامل تھے ۔ پولیس نے پوچھ گچھ کے لئے پچیس سے زیادہ افراد کو حراست میں لے لیا ہے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ صدر نکرومہ بالائی والٹا میں صدر ماریس یامیوگو سے بات چیت کے بعد دارالحکومت آتے ہوئے راستے میں ایک گاؤں کے قریب کار روک کر اپنا خیر مقدم کرنے والے بچوں کی طرف بڑھے تو کسی شخص نے کار کے قریب بم پھینک دیا ۔ صدر نکرومہ پر قاتلانہ حملہ کی یہ پہلی کوشش تھی جس میں وہ خود بال بال بچ گئے لیکن ایک بچہ ایک زخمی پولیس مین اور ایک شخص ہسپتال میں جا کر ہلاک ہو گئے ۔ صدر کی پارٹی میں کابینہ کے وزراء اور متعدد اعلےٰ حکام بھی شامل تھے جن میں سے کئی افراد بم پھٹنے سے شدید زخمی ہوئے ۔ زخمیوں کی مجموعی تعداد چھپن تھی جن میں سے اکثر کو گہرے زخم آئے ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس واقعہ کے فوراً بعد پولیس کے سپاہیوں نے سارے نواحی علاقوں کو گھیرے میں لے لیا اور پوچھ گچھ کے لئے پچیس افراد حراست میں لے لئے ۔ باون سالہ ڈاکٹر نکرومہ نے گزشتہ ہفتہ پیپلز کنونشن کی گیارہویں نیشنل کانگرس کی صدارت کی ۔ اس کے بعد آپ نے گھانا کے وسطی اور شمالی علاقوں کا دورہ کیا جس میں انکا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا ۔ رائٹر نے کہا ہے کہ مسٹر نکرومہ کے صدر بننے کے بعد ان کی جان لینے کی یہ پہلی کوشش کی گئی تھی ۔ دوسرے زخمی بھی علاج کے لئے ہسپتال پہنچا دئے گئے ہیں ۔

جنرل رضا دس اگست کو پیکنگ روانہ ہونگے

راولپنڈی ۳ راگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ چین میں پاکستان کے نامزد سفیر جنرل این اے ۔ ایم رضا اپنا نیا عہدہ سنبھالنے کے لئے دس اگست کے بعد پیکنگ روانہ ہوں گے ۔ اصل میں آپ نے ۵ راگست کو روانہ ہونا تھا ۔ جنرل رضا اپنے نئے تقرر سے متعلق امور پر وزیر خارجہ مسٹر محمد علی سے تبادلہ خیالات کرنے اور پاکستان وچین کے درمیان سرحد کی نشان بندی کے سلسلہ میں ہدایت حاصل کرنے کے لئے ۳۰ ۔ جولائی کو یہاں پہنچے تھے ۔ نشان بندی کے سلسلہ میں باقاعدہ مذاکرات جنرل رضا کے پیکنگ پہنچنے پر شروع ہوں گے واضح رہے کہ دونوں ملک کے درمیان سرحد کی نشان بندی کے بارہ میں پہلے ہی سمجھوتہ ہو چکا ہے ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲